

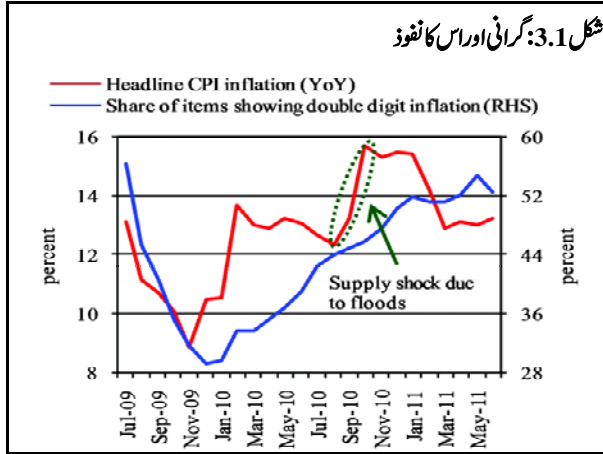
3 قیمتیں

3.1 عمومی جائزہ

گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیمتوں پر پڑنے والے سیلاب کے اثرات مکمل طور پر زائل ہو گئے ہیں تاہم مجموعی لحاظ سے دیکھا جائے تو گرائی کا دباؤ بدستور کافی مضبوط ہے: جولائی تا مئی 11ء میں گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 14.0 فیصد رہی جو کہ مئی 10ء کے اسی عرصے کے دوران 11.7 فیصد سے کافی بلند ہے۔ اس کے باوجود توقع ہے کہ مئی 11ء کے لیے گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 14.0 فیصد کے قریب رہے گی جس میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے پہلے کی گئی پیشگوئی سے بہتری آئی ہے۔¹

اگرچہ مرکزی بینک کے لیے بلند گرائی ہمیشہ سے باعث تشویش رہی ہے تاہم کچھ موجودہ رجحانات زیادہ پریشان کن ہیں۔ اوّل یہ کہ گرائی بدستور مضبوط ہے، دوم گرائی کا دباؤ وسیع الہیاد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی بیشتر شعبوں میں سرایت کر گئی ہے اور قلیل مدت میں اس پر قابو پانا مشکل ہوگا۔ آخراً، اگرچہ آئندہ مہینوں میں غذائی گرائی میں کمی آسکتی ہے تاہم مستقبل قریب میں مجموعی گرائی گھٹ نہیں سکتی۔

3.2 گرائی کے رجحانات

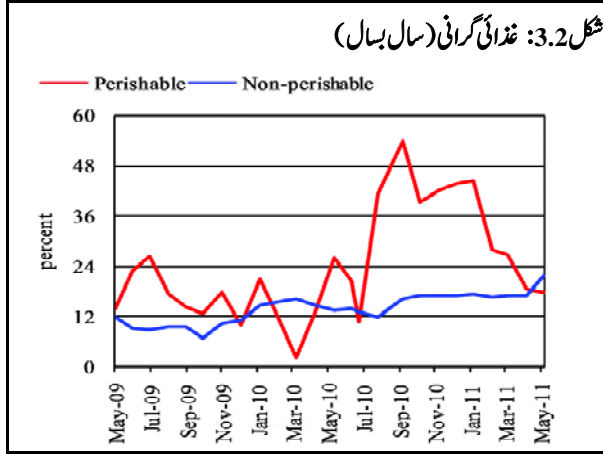


دسمبر 2010ء میں گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال اپنی بلند سطح 15.5 فیصد سے کم ہو کر مئی 2011ء میں 13.23 فیصد ہو گئی ہے۔ تاہم بات یہ ہے کہ گرائی کی یہ سطح سیلاب سے قبل کی سطح کے بہت قریب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی پر اگست 2010ء کے سیلاب کے اثرات مدہم پڑ گئے ہیں (دیکھئے شکل 3.1)۔ سیلاب کے اثرات معدوم ہونے کے بعد سے جلدی خراب ہونے والی اشیاء کی قلت پر بھی قابو پایا گیا۔ چنانچہ غذائی گرائی میں کمی کا سبب جلدی خراب ہونے والی اشیاء کی قیمتیں گرنا ہے (دیکھئے شکل 3.2)۔ اس سے فروری 2011ء تک مجموعی گرائی کم کرنے میں مدد ملی۔

مابوس کن بات یہ ہے کہ جلدی خراب نہ ہونے والی اشیاء (مثلاً خوردنی تیل، ڈیری مصنوعات، چائے اور چنا) کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے

¹ اسٹیٹ بینک نے مئی 11ء میں گرائی کی پیش گوئی 14.5 سے 15.5 فیصد کے درمیان رکھی ہے (دیکھئے مئی 11ء کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر دوسری سہ ماہی رپورٹ)

شکل 3.2: غذائی گرانی (سال بسال)



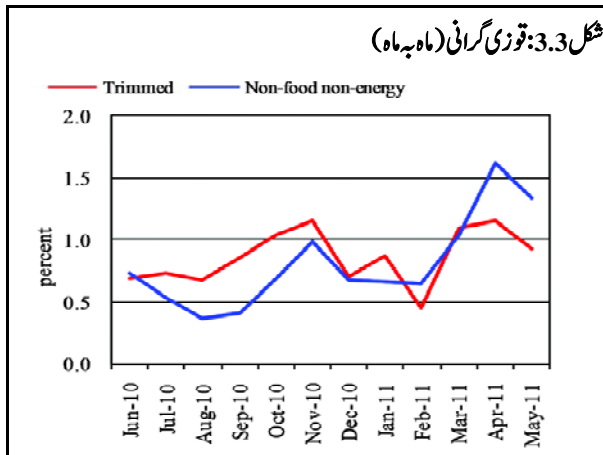
فروری کے بعد سے کی کا یہ رجحان برقرار نہ رہ سکا۔ مزید برآں ملبوسات و ٹیکسٹائل اور صفائی و لائڈری ذیلی گروپوں کے ساتھ ساتھ اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے کے باعث گرانی کا دباؤ بڑھا۔ اسی لیے فروری 2011ء سے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت تقریباً 13 فیصد کے آس پاس ہے جو گرانی کے قائم رہنے کی عکاسی کرتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کے لیے ایک باعث تشویش امر گرانی کے دباؤ کا پوری معیشت میں پھیل جانا ہے۔

خصوصاً صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں دو ہندسی گرانی کی حامل اشیاء کا حصہ مئی 2011ء میں 50 فیصد سے بڑھ گیا۔ اس امر کو صحیح تناظر میں یوں دیکھا جاسکتا ہے کہ مئی 2010ء میں ان اشیاء کا تناسب تقریباً 39 فیصد تھا (دیکھئے شکل 3.1)۔ لیکن مجموعی گرانی پر اس کا نمایاں اثر نہیں پڑا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں موجود دو ہندسی گرانی کی حامل اشیاء میں اضافہ ہوا ہے لیکن چونکہ صارف اشاریہ قیمت میں ان کا وزن نمایاں نہیں ہے اس لیے مجموعی گرانی پر اس کے اثرات نہیں پڑے۔

قوزی گرانی کے پیمانے وسیع الہیاد گرانی کے دباؤ کی عکاسی کرتے ہیں (دیکھئے شکل 3.3)۔ عالمی منڈی میں اشیاء کی بلند قیمتوں کی منتقلی کے باعث حالیہ دنوں میں قوزی گرانی (تراشیدہ اوسط کے ساتھ ساتھ غیر غذائی غیر توانائی) میں ماہ بہ ماہ تبدیلیاں زیادہ نمایاں رہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی نے زیادہ تر اشیاء کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ خاص طور پر غیر غذائی غیر توانائی پر دباؤ سے پتہ چلتا ہے کہ معیشت غذا اور توانائی کے دھچکوں سے پہلے کی نسبت کہیں زیادہ متاثر ہو سکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زری تختی کی طرح کے صرف روایتی پالیسی اقدامات سے گرانی کی شدت کم نہیں کی جاسکتی۔

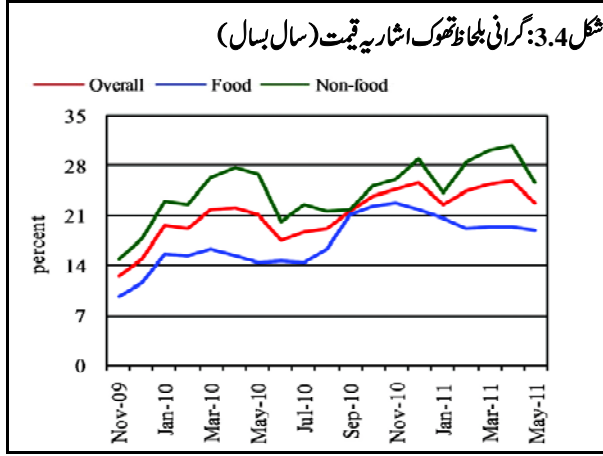
شکل 3.3: قوزی گرانی (ماہ بہ ماہ)



3.3 گرانی کا آئندہ منظر نامہ

ربیع کی اچھی فصل کے بعد گندم اور چینی کی قیمتیں کم ہوئی ہیں جس سے آئندہ مہینوں میں غذائی گرانی کو قابو میں کرنے میں مدد ملے گی۔

اپریل میں تھوک قیمتیں تیزی سے بڑھ کر 25.9 فیصد تک پہنچ گئیں۔ یہ 30 مہینوں کی بلند ترین سطح ہے جبکہ مئی میں اس میں سست روی رہی اور کم ہو



کر 22.9 فیصد پر آگئی (دیکھئے شکل 3.4)۔ غیر غذائی اشیا (مثلاً پیٹرولیم مصنوعات اور کپاس) کی وجہ سے تھوک نرخوں میں اضافے کا رجحان ہے۔

مارچ 2011ء کے بعد سے کپاس کی قیمتوں میں کمی ہوئی جبکہ پیٹرولیم مصنوعات میں نہیں ہوئی۔ چونکہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں صارف اشاریہ قیمت باسٹ کی دیگر اشیا پر بھی دباؤ بڑھاتی ہیں اس لیے آئندہ مہینوں میں مجموعی گرانی میں تیزی سے کمی کا امکان نہیں۔ عالمی بحالی کی توقعات، جاپان میں

زلزلہ اور مشرق وسطیٰ و شمالی افریقہ میں سیاسی بے چینی وہ بڑے عوامل تھے جن کے باعث 2011ء کے اوائل میں ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ تاہم امریکی معیشت کی بحالی کی مایوس کن صورتحال کے بعد مئی کے پہلے ہفتے میں ایشیا کی قیمتوں میں تیزی سے کمی واقع ہوئی جس کی وجہ سے مئی میں گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت گھٹ گئی۔ اس کے بعد سے ایشیا کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ دیکھا گیا اور تھوک نرخوں میں گرانی کی توقع ہے۔

بدقسمتی سے ایشیا کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے سے یہ توقعات بڑھ سکتی ہیں کہ مستقبل قریب میں ملک میں گرانی بدستور بلند سطح پر رہے گی۔ یہ تاثر کہ اسٹیٹ بینک حکومت کے خسارے کی تسلیک کرتا ہے ان توقعات کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ مزید برآں عام لوگ ایندھن کی قیمتوں اور بجلی کے ٹیرف میں اضافے اور جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کی توقع کرنے لگے ہیں جس سے گرانی کو تقویت ملتی ہے۔ آخر آئی ایم ایف کے تحت مختلف زر ہائے اعانت کے متوقع خاتمے سے بھی یہ مسئلہ سنگین تر ہو سکتا ہے۔

غذا اور توانائی کے دھچکوں کی غیر موجودگی کے باوجود مجموعی گرانی کا منظر نامہ بہت حوصلہ افزا نہیں ہے۔ اگرچہ ہم توقع کرتے ہیں کہ غذائی قیمتوں کی صورتحال طبعی طور پر بخیر رہے گی تاہم گرانی کی از خود پوری ہونے والی توقعات کی جڑیں معیشت میں مضبوط ہو چکی ہیں جس سے مستقبل قریب میں گرانی میں نمایاں کمی ہونے کی توقع نہیں ہے۔ بیرونی محاذ پر چین اور امریکہ میں بڑھتی ہوئی طلب اور جاپان کے سنبھل جانے کے بعد موسم گرما میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ مسلسل بلند قوزی گرانی نے ایسے بیرونی دباؤ میں معیشت کو زیادہ ضرر پذیر بنا دیا ہے۔